

منگل ۸ مارچ ۲۰۰۵ء

رپورٹ: امت

عام لیاقت نے غیر مستند یونیورسٹی سے ڈگریاں خریدیں  
جامعہ کراچی کا موقف  
سابق رجسٹرار کا موقف  
دستاویزی ثبوت



Fb/FansofAllamaSajidKhanNaqvi

## عام لیاقت نے غیر مستند یونیورسٹی سے ڈگریاں خریدیں

انتخابات کا شور و غوغا تھا۔ سن 2002ء آدھے سے زیادہ گزر چکا تھا۔ ویسے تو انتخابات برسوں سے ہوتے چلے آ رہے تھے مگر اب کی دفعہ کی بات کچھ اور تھی۔ انتخابات میں شرکت کیلئے گریجویشن کی شرط لازمی قرار دی گئی تھی۔ آباؤ اجداد سے ایم این اے اور ایم پی اے کی پگڑیاں سنبھالے ہوئے سابق ممبران اسمبلی میں تو جیسے صف ماتم سی بچھ گئی تھی۔ انہیں اپنی موروثی نشستیں اپنے ہاتھ سے نکلتی محسوس ہونے لگیں کہ ان میں سے اکثریت میٹریکولیٹ یا نان میٹریکولیٹ ممبران کی تھی مگر بالآخر پاکستانی دماغ نے اس مسئلے کا بھی حل نکال ہی دیا۔ کچھ ممبران نے اپنی نشستیں اپنے بیٹوں، پوتوں یا دیگر قریبی رشتہ داروں کو سونپ دیں۔ بہت سے یونیورسٹیوں کے چکر لگانے لگے کہ کہیں سے گریجویشن کی ڈگری کا انتظام ہو سکے، کچھ ایسے بھی تھے جنہوں نے کہیں ایک آدھ برس کسی غیر ملکی کالج میں گزار دیا تھا اور اب اس گزارے ہوئے برس کی قیمت وصول کرنے کی کوشش میں مگن تھے۔ ایک آدھ امتحان میں شرکت کا دستاویزی ریکارڈ لئے ملک بھر کی یونیورسٹیوں میں چکر کے چکر لگا رہے تھے کہ ان کی غیر ملکی کالج یا یونیورسٹی میں بتائے گئے عرصے کو گریجویشن کے برابر قرار دیا جائے۔ مختصر یہ کہ میدان ہاتھ میں رکھے جانے کی تگ و دو اور بھاگ دوڑ اپنے عروج پر تھی۔

انہی میں سے ایک صاحب اور تھے جو پہلی دفعہ اس انتخابی دنگل میں کودنے کا ارادہ کر گئے تھے۔ میدان کھلا تو تھا مگر گریجویشن کی شرط ان کی راہ کا بھی روڑا تھی۔ ان صاحب نے اس روڑے کو راہ سے ہٹانے میں کیسے اور کتنی کامیابی حاصل کی، ان کی موجودہ پوزیشن اس کی منہ بولتی کہانی ہے۔ یہ صاحب ہیں وزیر مملکت برائے مذہبی امور جناب عامر لیاقت حسین۔ ایک نجی ٹی وی چینل کا پروگرام ”عالم آن لائن“ ان کی گفتاری کردار کا مظہر ہے۔ متحدہ قومی موومنٹ کے پلیٹ فارم سے اکتوبر 2002ء میں قومی اسمبلی کا انتخاب حلقہ این اے 249 سے لڑا۔ کامیابی حاصل ہوئی اور آج روشن خیال اعتدال پسند دور حکومت کے روشن خیال اور اعتدال پسند وزیر مملکت برائے مذہبی امور کے حوالے سے اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

مگر کہانی اتنی مختصر نہیں جتنی کہ مندرجہ بالا سطور میں نظر آ رہی ہے بلکہ کہانی بہت طویل ہے اور انتہائی دلچسپ بھی۔

24 اگست 2002ء کو عامر لیاقت حسین نے ایک درخواست جامعہ کراچی کے اس وقت کے رجسٹرار پروفیسر ڈاکٹر ایس۔ ایم۔ عاقل برنی کو دی۔ اسی تاریخ کو اس درخواست کے جواب میں ایک خط نمبر PA/2002 ڈاکٹر ایس۔ ایم۔ عاقل برنی کی طرف سے عامر لیاقت حسین کو لکھا گیا۔ یہی خط ”امت“ کے ہاتھ لگا اور پھر یہیں سے کہانی کی شروعات ہوتی ہیں۔

خط ملاحظہ فرمائیے (عکس نمبر 1)



ایکوی ویلنس (Equivalence) (مساوی قرار دینے) کے حوالے سے آپ کی درخواست 24 اگست 2002ء کو بھیجی گئی۔

آپ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ایکوی ویلنس کیلئے بھیجی گئی آپ کی غیر ملکی ڈگریوں سے متعلق درخواست کو ابتدائی طور پر قبول کیا جاتا ہے۔ حتمی فیصلہ مناسب وقت پر کیا جائے گا۔

پروفیسر ڈاکٹر الیس۔ ایم۔ عاقل برنی

رجسٹرار

جامعہ کراچی

جامعہ کراچی کے لیٹر پیڈ پر لکھے گئے مذکورہ خط کی فوٹو کاپی اسٹنٹ کنٹرولر آف بلڈنگ (ڈیپو لیشن) سید راشد حسین کی تصدیق کردہ ہے۔

عامر لیاقت حسین کی غیر ملکی ڈگریوں کی نقول بھی مندرجہ بالا دو اصحاب کی طرف سے دہری تصدیق شدہ ہیں۔

24 اگست 2002ء کا یہی وہ دن تھا جب عامر لیاقت حسین کو اپنی غیر ملکی ڈگریاں منظر عام پر لانی پڑیں مگر اس سارے کام کیلئے انہیں کاندھے جامعہ کراچی کے سابق رجسٹرار پروفیسر ڈاکٹر الیس۔ ایم۔ عاقل برنی نے پیش کئے۔ عاقل برنی کے انہی کاندھوں پر چڑھ کر عامر لیاقت حسین نے پہلے قومی اسمبلی کی دیوار پھلا گئی اور پھر وہاں سے روشن خیال اعتدال پسندی کے حوالے سے مذہبی امور کے وزیر مملکت بن گئے۔

عامر لیاقت حسین نے جامعہ کراچی کے سابق رجسٹرار پروفیسر ڈاکٹر الیس۔ ایم۔ عاقل برنی کو جو دستاویزات اپنی درخواست کے ساتھ منسلک کر کے بھیجی تھیں اور جنہیں جامعہ کراچی کی طرف سے جاری کی جانے والی ڈگریوں کے مساوی قرار دینے (Equivalence) کی استدعا کی تھی ان کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔

1۔ بچلر آف آرٹس ان اسلامک اسٹڈیز۔ جس کا سیریل نمبر تھا P-2002227۔ یہ ڈگری 17 مارچ 1995ء کو جاری کی گئی۔ (عکس نمبر 2)

2۔ ماسٹر آف آرٹس ان اسلامک اسٹڈیز۔ جس کا سیریل نمبر P-2002341 تھا اور یہ ڈگری 15 مارچ 2002ء کو جاری کی گئی۔ (عکس نمبر 3)

3۔ ڈاکٹر آف فلاسفی ان اسلامک اسٹڈیز (Ph.D)۔ جس کا سیریل نمبر P-2002528 تھا اور جو 15 اپریل 2002ء کو جاری کی گئی۔ (عکس نمبر 4)

ریکارڈ کے مطابق تمام ڈگریاں ٹرینیٹ کالج اینڈ یونیورسٹی اسپین سے حاصل کی گئی ہیں۔ ڈگریوں کے مطابق عامر لیاقت حسین کو گریجویشن کے بعد ماسٹرز کرنے میں پورے سات سال لگے البتہ ماسٹرز کے بعد انہوں نے صرف بیس دنوں میں پی ایچ ڈی کرنے کا محیر العقول کارنامہ سرانجام دیا۔ اس کارنامے کو ڈاکٹر عاقل برنی سمیت تمام متعلقہ اداروں نے نظر انداز کر دیا۔ مزے کی بات یہ ہے کہ جاری کی گئی اس ڈگری کے وسط میں جلی حروف کے ساتھ یہ الفاظ درج ہیں۔

”بورڈ آف ریجنٹس اینڈ ایگزامینرز کی تمام ضروریات کامیابی سے پوری کر دی گئی ہیں۔ تمام حقوق اور مراعات عطا کر دیئے جاتے ہیں“

بس یہی وہ ڈگریاں ہیں جنہیں عامر لیاقت حسین بذات خود درخواست کے ساتھ منسلک کر کے جامعہ کراچی کے سابق رجسٹرار پروفیسر ڈاکٹر الیس۔ ایم۔ عاقل برنی کے پاس گئے اور ان سے درخواست کی کہ ان کی مندرجہ بالا تعلیمی اسناد کو کراچی یونیورسٹی کے معیار کے مساوی قرار دیا جائے۔ تاکہ انتخابات کیلئے وہ ضروری شرائط

پوری کر سکیں۔ جامعہ کراچی کے سابق رجسٹرار نے ڈگریاں ملاحظہ فرمائیں اور اسی تاریخ کو ایک خط عاملیافت کے گھر کے پتے پر عاملیافت کے نام کمپوز کرا کے ان کے حوالے کر دیا۔ جامعہ کراچی کی تاریخ میں پھرتی دکھانے کے ایسے واقعات شاذ و نادر ہی ملتے ہیں ورنہ عموماً بیرونی جامعات کی ڈگریوں کی تصدیق میں کئی دن لگ جاتے ہیں۔ خط میں عاملیافت کی درخواست کو ابتدائی طور پر عارضی بنیادوں پر تسلیم کیا گیا مگر ساتھ ہی یہ وضاحت کر دی گئی کہ حتمی فیصلہ مناسب وقت پر کیا جائے گا۔ یہ الگ بات کہ وہ مناسب وقت پھر کبھی نہ آیا۔ سابق رجسٹرار اور ڈاکٹر عاقل برنی نے اس درخواست پر مزید کارروائی کی اور نہ عاملیافت نے حتمی فیصلے کے لئے جامعہ کراچی سے رجوع کیا۔ اسی لیٹر کی بنیاد پر عاملیافت الیکشن کمیشن آف پاکستان کی طرف سے انتخابات لڑنے کے اہل قرار دیئے گئے۔

اب آتے ہیں ان نکات کی طرف جنہوں نے معاملے کو مشکوک بنادیا اور ”نظر رکھنے والوں“ کے کان کھڑے ہو گئے۔

عاملیافت ٹرینی کالج اسپین سے حاصل کی گئی اپنی تینوں ڈگریوں کو ایکوی ویلنس حاصل کرنے کیلئے جامعہ کراچی کا مروجہ طریقہ اپنانے کے بجائے تمام دستاویزات بنفس نفیس جامعہ کراچی کے رجسٹرار کے پاس لے گئے۔ انہوں نے جامعہ کراچی کے مروجہ طریقہ کار کے مطابق نہ تو کوئی فارم بھرا اور نہ ہی کوئی فیس ادا کی۔ جامعہ کراچی کے رجسٹرار کی طرف سے جو خط نمبر PA/2002 عاملیافت کو لکھا گیا اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ عاملیافت نے 24 اگست 2004ء کو جامعہ کراچی کے رجسٹرار کے نام درخواست لکھی اور جامعہ کراچی کے رجسٹرار نے اسی دن انہیں جوابی خط بھی لکھ مارا جس میں ان کی ڈگریوں کو ابتدائی طور پر جامعہ کراچی کے تعلیمی معیار کے برابر تسلیم کیا گیا تھا۔ اتنی ایمر جنسی کی نوبت کیوں آئی؟ یہ سوال معاملے کو مشکوک بنا گیا۔ اس کے علاوہ جامعہ کراچی کی طرف سے بعد میں ضابطے کے مطابق مذکورہ اسناد کی تصدیق نہ کروانا بھی معاملے کو مشکوک کرنے کا سبب ہوا۔ معاملے کو مشکوک بنانے کے عوامل بس اتنے ہی نہ تھے۔ مندرجہ بالا نکات ہی ”امت“ کو اس معاملے میں پڑ جانے پر اکسائے دے رہے تھے اور پھر جب امت نے معاملے کی ابتدائی چھان بین کی تو کچھ اور نکات سامنے آئے جو عاملیافت کی تعلیمی اسناد کے حوالے سے اختیار کئے گئے طریقہ کار کو مزید مشکوک کر گئے مثلاً:

○ جامعہ کراچی کی اہم شخصیت رجسٹرار پروفیسر ڈاکٹر ایس۔ ایم۔ عاقل برنی نے مذکورہ معاملے کی کوئی فائل تیار نہیں کی تھی۔

○ جملہ ریکارڈ یا تو سرے سے ترتیب ہی نہیں دیا گیا تھا یا پھر ضائع کر دیا گیا تھا۔

○ جامعہ کراچی کے موجودہ رجسٹرار ڈاکٹر سکندر مہدی کی جانب سے عاملیافت حسین کی تعلیمی اسناد کی دوبارہ تصدیق یا تردید سے معذوری کا اظہار کیا گیا (جس کی وجہ حکومتی دباؤ کے علاوہ اور کیا قرار دی جاسکتی ہے؟)

اب وقت آ گیا تھا کہ ”امت“ اس تمام معاملے کی خود ہی تحقیق کرے کیونکہ دال میں کچھ کا لانا نہیں تھا بلکہ ساری دال ہی کالی تھی۔

گزشتہ سطور میں آپ نے ٹرینی کالج اینڈ یونیورسٹی کی طرف سے عاملیافت کو جاری کی گئی پی ایچ ڈی کی ڈگری کے وسط میں تحریر ایک جلی عبارت ملاحظہ فرمائی۔

”بورڈ آف ریجنٹس اینڈ ایگزامنرز کی تمام ضروریات کامیابی سے مکمل کر لی گئی ہیں“۔ تو آپ کو یہ بتاتے چلیں کہ پی ایچ ڈی کرنے کیلئے درکار ان ضروریات کی تفصیل کیا ہے۔ یہ ضروریات دنیا بھر کی مستند جامعات میں کم و بیش یکساں ہیں۔ سب سے پہلے آپ نے کسی بھی مضمون میں ماسٹر کیا ہوتا ہے تب ہی آپ پی ایچ ڈی کرنے کے اہل ہوں گے۔ اس کے بعد آپ اپنی مخصوص فیلڈ میں پی ایچ ڈی کی ڈگری دینے والے تعلیمی اداروں سے رابطہ کریں گے۔ آپ کے اکیڈمک ریکارڈ کی بنیاد پر آپ دلچسپی کے حامل عنوان پر پروپوزل/سائی نوپس لکھیں گے۔ سائی نوپس اکثر تعلیمی اداروں میں پہلے سے ہی منتخب شدہ پی ایچ ڈی ایڈوائزر کی زیر نگرانی لکھا جاتا ہے۔ یہ ابتدائی مشکل ترین اور اہم ترین مرحلہ ہوتا ہے کیونکہ سائی نوپس کی بنیاد پر ہی مقالہ لکھا جاتا ہے۔ عام طور پر سائی نوپس کی تیاری اور پھر اس کی متعلقہ ادارے سے منظوری پر 2 ماہ تا چھ ماہ کا عرصہ صرف ہوتا ہے۔ عرصے کی مدت کا انحصار ہر ادارے کی اپنے مقرر کردہ ضابطہ کار کے مطابق ہوتا ہے۔ بعض

اس کی متعلقہ ادارے سے منظوری پر 2 ماہ تا چھ ماہ کا عرصہ صرف ہوتا ہے۔ عرصے کی مدت کا انحصار ہر ادارے کی اپنے مقرر کردہ ضابطہ کار کے مطابق ہوتا ہے۔ بعض اوقات تو صرف سائی نوپس لکھنے اور اس کے منظور ہونے پر سال ڈیڑھ سال یا اس سے زائد کا عرصہ تک لگ جاتا ہے۔ سائی نوپس کے بعد باری ہوتی ہے مقالہ لکھنے کی۔ اگر آپ صبح وشام محنت کریں اور آپ کے سپروائزر آپ کو کافی وقت دیں تب بھی ڈھائی سو تا تین سو صفحات کے مقالے پر کم از کم دو سال کا عرصہ صرف ہو ہی جاتا ہے۔ مقالہ مکمل ہونے کے بعد ابتدائی مرحلے کیلئے یونیورسٹی میں جمع کر دیا جاتا ہے جو اس کا جائزہ لیتا ہے۔ اگر بورڈ مقالے کے معیار سے مطمئن ہو تو پھر اسے اگلے مرحلے کیلئے منظور کیا جاتا ہے بصورت دیگر ضروری ترامیم، کٹوتی یا اضافے کی تجویز کے ساتھ مقالہ آپ کو واپس کر دیا جاتا ہے۔ اگر مقالہ پہلے مرحلے میں ہی قابل اطمینان پایا گیا تو پھر آپ سے مقالے کی خاص تعداد میں کاپیاں ادارہ اپنے معیار کے مطابق تیار کرنے کا کہتا ہے اور ایک خاص وقت میں اسے یونیورسٹی میں جمع کرانے کی تاریخ دی جاتی ہے۔ مقالے کی تمام کاپیوں کے بعد آپ کا مقالہ نامزد پروفیسر ز اور ماہرین تعلیمات وغیرہ کے پاس ان کی رائے معلوم کرنے کیلئے بھیج دیا جاتا ہے۔ اب یہ ان حضرات پر منحصر ہوتا ہے کہ وہ کتنے وقت میں مقالہ پڑھ کر اپنی رائے کے ساتھ واپس یونیورسٹی بھیجتے ہیں مگر کم از کم بھی ایک ماہ کا عرصہ اس میں صرف ہو جاتا ہے۔ اب پھر دو باتیں ہو سکتی ہیں۔ اگر تو وہ ایگزامنر آپ کے مقالے سے مطمئن ہے تو بسم اللہ و گرنہ آپ کو ایگزامنر کی تجویز کردہ تبدیلیوں پر مزید ایک دو ماہ اپنے مقالے پر صرف کرنے ہوں گے۔

مقالے کے ان تمام مراحل سے گزرنے کے بعد ادارہ اپنے طریقہ کار کے مطابق ایک پینل ترتیب دیتا ہے اور ایک مقررہ تاریخ پر آپ کو اپنا مقالہ اپنے سپروائزر کے ہمراہ اس پینل کے سامنے ڈیفنڈ کرنا ہوتا ہے۔ کامیابی کی صورت میں آپ پی ایچ ڈی کی ڈگری کے حق دار پا جاتے ہیں۔

مختصراً مختصر اپنی ایچ ڈی کرنے کا طریقہ آپ نے ملاحظہ فرمایا۔ ضرور یہ طریقہ کار پڑھتے ہوئے بھی آپ کے پسینے چھوٹ گئے ہوں گے مگر عاملیقت نے یہ تمام کام صرف بیس دنوں میں ہی کر کے دکھا دیا تھا اسی لئے ان کا یہ کارنامہ محیر العقول ہی قرار دیا جاسکتا ہے۔ عاملیقت نے ٹرینیٹی کالج اینڈ یونیورسٹی اسپین سے 15 مارچ 2002ء کو ماسٹر ان اسلامک اسٹڈیز اور 5 اپریل 2002ء کو اسی ادارے سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی (ملاحظہ فرمائیے نمبر 2، 3، 4)۔

جامعہ کراچی سے تعلیمی اسناد کی ایکوی ویلنس حاصل کرنے کے طریقہ کار کے حوالے سے یہ بتا دیا جائے کہ جامعہ کراچی کی ایکوی ویلنس کمیٹی کے پاس ان تمام ملکی و غیر ملکی جامعات اور تعلیمی اداروں کی فہرست موجود ہے جن کی اسناد کو جامعہ کراچی اپنے اسناد کے مساوی قرار دیتی ہے تاہم بعض ایسی مستند جامعات ہیں جن کی اسناد برٹش کونسل تسلیم کرتی ہے۔ جامعہ کراچی برٹش کونسل کی ان تسلیم شدہ جامعات کی اسناد کو بھی اپنی تعلیمی اسناد کے برابر قرار دیتی ہے۔ ایسی جامعات کی اسناد کی جامعہ کراچی سے ایکوی ویلنس حاصل کرنے کیلئے برٹش کونسل سے ایک لیٹر حاصل کرنا ہوتا ہے جس کی بنیاد پر جامعہ کراچی ایکوی ویلنس سٹوفیکٹ جاری کرتی ہے۔

امت کی تحقیقات کے مطابق جامعہ کراچی کے پاس غیر ملکی جامعات کی فہرست میں ”دی ٹرینیٹی کالج اینڈ یونیورسٹی اسپین“ کا نام موجود نہیں نہ ہی عاملیقت کے معاملے میں برٹش کونسل نے اسے کوئی لیٹر فراہم کیا ہے اس کے باوجود عاملیقت حسین کو مشکوک تعلیمی اسناد ہونے کے باوجود انہیں مساوی ڈگری کا ایک عارضی لیٹر جاری کیا گیا۔ عاملیقت نے اس لیٹر کی بنیاد پر الیکشن لڑا اور کامیابی حاصل کر کے وزیر مملکت برائے مذہبی امور بن گئے۔ غیر مستند یونیورسٹی سے اسلامک اسٹڈیز میں پی ایچ ڈی کی ڈگری کی بدولت عاملیقت نے ”عالم آن لائن“ جیسے مذہبی پروگرام کی کمپیئرنگ حاصل کی اور اپنے ناقص علم اور ناتجربہ کاری کی وجہ سے متعدد بار مختلف مذہبی و سیاسی جماعتوں کی سخت تنقید کا نشانہ بھی بنے۔

سب سے پہلے معاملہ جس کی امت نے تحقیق کا بیڑہ اٹھایا وہ عاملیقت حسین کو پیچہ آف آرٹس ان اسلامک اسٹڈیز، ماسٹر آف آرٹس ان اسلامک اسٹڈیز اور ڈاکٹر آف فلاسفی ان اسلامک اسٹڈیز کی ڈگریاں جاری کرنے والی ”دی ٹرینیٹی کالج اینڈ یونیورسٹی“ کی حیثیت کا تھا اور اس مقصد کے لئے انٹرنیٹ سے بہتر راستہ اور کون سا

ہو سکتا تھا کہ کتنا بھلاہو کہ اسے غیر ملکی یونیورسٹی سے لیٹر دیا جائے۔



ہوسکتا تھا کیونکہ بھلا وہ کون سی غیر ملکی یونیورسٹی ہو سکتی ہے جس کی کوئی اپنی ویب سائٹ نہ ہو۔

دی ٹرینیٹی کالج اینڈ یونیورسٹی کی ویب سائٹ کا ایڈریس معلوم کرنے کیلئے گوگل (Google) سرچ انجن میں جب The Trinity College and University لکھ کر سرچ کے بٹن پر کلک کیا گیا تو نتائج دیکھ کر کسی کے بھی پسینے چھوٹ سکتے تھے۔ اس نام کی کوئی تین درجن سے زائد یونیورسٹیوں کی فہرست مانیٹر اسکرین پر سرچ کرنے والے کا منہ چڑھا رہی تھی۔ کئی ایک یونیورسٹیوں کی یو آر ایل کھولی گئیں مگر عام لیاقت والی یونیورسٹی کا کہیں اتنے پتہ نہیں تھا۔ سرچ کیز میں کئی طرح رد و بدل کر کے بھی دیکھ لیا مگر بے سود اور جب آخری The Trinity College and University کے ساتھ لفظ Spain کا اضافہ کر کے سرچ بٹن پر کلک کیا گیا تو پہلے دس نتائج میں سرفہرست دو ایڈریس The Trinity College and University کے ساتھ مانیٹر اسکرین پر نمودار ہوئے۔ سائٹ کے تعارف میں لکھے گئے اس جملے نے تو سارے دلہرہ ہی دور کر دیئے۔ جملہ تھا ”مزید کچھ پڑھ لکھے بنائی یونیورسٹی ڈگری حاصل کریں“۔ ویب سائٹ کا ایڈریس تھا۔

www.trinityeducation.com - (عکس نمبر 5)

سائٹ کھولی تو ایک بڑا سا اشتہار سب سے پہلے نظر آیا ”آج ہی اپنی ڈگری حاصل کیجئے“

ویب سائٹ کے فرنٹ پیج پر کچھ اس طرح کے دعوے کئے گئے تھے۔

”ہم سوائے میڈیسن کے کسی بھی مضمون میں ڈگریاں جاری کریں گے۔“

”ڈگریاں آپ کی زندگی کے تجربات کی بنیاد پر جاری کی جاتی ہیں۔“

”ہمارا رجسٹریشن فارم فل کیجئے اور ہم بذریعہ ڈاک آپ کو اپنا بروشر بھیجیں گے۔“

اہم ترین ”ٹرینیٹی کالج یونیورسٹی“ کا تعارف تھا۔ آپ بھی پڑھئے۔

”دی ٹرینیٹی کالج اینڈ یونیورسٹی ایک آرگنائزیشن ہے Dover, Delaware, USA میں رجسٹرڈ ہے اور اپنا ڈگری پروگرام اسپین سے جاری کرتی ہے۔“

ویب سائٹ پر ”دی ٹرینیٹی کالج اینڈ یونیورسٹی“ کا مندرجہ ذیل پتہ دیا ہوا تھا۔ (عکس نمبر 6)

Trinity College

P.O. Box 608

Fuengirala 29690

Malaga Spain

Tel/Fax: +34-95-266-7011

Email: trinitycoll@terra.es

ویب سائٹ کے فرنٹ پر مختلف ممالک کیلئے کنسلٹنٹس کے پتے درج تھے۔ ان ممالک میں پاکستان، بنگلہ دیش، ہندوستان، چین، فیڈریشن، یو اے ای، ایران اور ترکی شامل تھے۔ پاکستان اور بنگلہ دیش کیلئے کنسلٹنٹس کے فرائض ”المشرق ایجوکیشن ٹرسٹ“ ادا کر رہا ہے جس کا مکمل پتہ اسی ویب سائٹ کے فرنٹ پیج پر دیا گیا ہے۔ (عکس نمبر 7)

”لکھتے ہو، لکھتے ہو“

”المشرق ایجوکیشن ٹرسٹ“

پلاٹ نمبر F-1، بازار نمبر 5

سکٹر 10/1-I

جی پی او بکس 1542

اسلام آباد، پاکستان

ٹیلی فون / فیکس 0092-514435888

موبائل 0320-4500970

ای میل trinityalmashriq@hotmail.com

امت کی جانب سے کارروائی کا سلسلہ آگے بڑھاتے ہوئے ٹرینیٹی کالج اور پاکستان کیلئے ٹرینیٹی کالج اینڈ یونیورسٹی کنسلٹنٹس المشرق ایجوکیشن ٹرسٹ کے نام ای میل کیا گیا۔ ای میل ٹرینیٹی کالج اینڈ یونیورسٹی اسپین کو 6 فروری 2005ء بروز اتوار شام چھ بج کر سترہ منٹ پر بھیجا گیا۔ ای میل میں لگی لپٹی رکھے بغیر کچھ سوالات پوچھے گئے۔ ”اطلاعات درکار ہیں“ کے عنوان سے trinitycoll@terra.es کے ای میل ایڈریس پر بھیجے گئے اس ای میل کی تفصیلات کچھ یوں ہیں۔ (عکس نمبر 8)

”میں پچھلے ڈگری کا حامل ہوں اور ماسٹر اور پی ایچ ڈی کی ڈگریوں کے حصول کی خواہش رکھتا ہوں۔ مہربانی فرما کر اس سلسلے میں مندرجہ ذیل اطلاعات فراہم فرمائیں۔

1- کیا یہ ممکن ہے کہ جتنا جلد ہو سکے ماسٹر اور پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی جائے؟

2- اگر ہاں، تو کیا یہ بتایا جاسکتا ہے کہ کتنا جلد؟

3- کیا ٹرینیٹی کالج اینڈ یونیورسٹی سے اسلامک اسٹڈیز میں پوسٹ گریجویٹ ڈگریاں حاصل کرنا ممکن ہے؟

4- ٹرینیٹی کالج اینڈ یونیورسٹی سے ان ڈگریوں کے حصول کے لئے کتنے اخراجات (فیس) درکار ہوں گے؟

شکریہ

یہی ای میل اسی دن اور اسی وقت المشرق ایجوکیشن ٹرسٹ کے نام بھی بھیجا گیا۔ عنوان بھی یہی تھا اور متن بھی۔

مذکورہ بالا ای میلز کے جواب میں اگلے ہی دن یعنی 7 فروری 2004ء کو ہمیں پہلا ای میل موصول ہوا جب کہ دوسرا ای میل 8 فروری 2005ء کو موصول ہوا۔ پہلا

ای میل ٹرینیٹی کالج کی طرف سے تھا اور دوسرا المشرق ایجوکیشن ٹرسٹ کی طرف سے۔

ٹرینیٹی کالج کی طرف سے دیا گیا جواب کچھ یوں تھا۔ (عکس نمبر 9)

”اطلاعات کیلئے ای میل کا شکریہ۔ براہ مہربانی اپنا مکمل پوسٹل ایڈریس ارسال کیجئے تاکہ ہم آپ کو اپنا بروشر بھیجیں۔ ایوارڈ گزشتہ تعلیم اور تجربے کی بنیاد پر دیئے جاتے

ہیں۔ ڈگری کے حصول کیلئے بروشر سے منسلک درخواست فارم پر کریں، پیسوں کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ اپنی اسناد مثلاً CV، سرٹیفکیٹس / ڈپلومہ، حوالہ لیٹر بھی ارسال

کریں (اور پینل دستاویزات مت بھیجیں)

برائے مہربانی نوٹ فرمائیں کہ بروشر موصول ہونے کے دس دنوں کے اندر اپلائی کرنے پر 10 فیصد ڈسکاؤنٹ ہے۔



ایم اے عربی ایڈ اسلامک اسٹڈیز

ماسٹر GBP195

ڈاکٹریٹ GBP295

تعلیمی ضروریات کیلئے ٹرینیٹی کالج کے انتخاب کا شکریہ۔

ٹرینیٹی المشرق (المشرق ایجوکیشن ٹرسٹ) کی طرف سے موصول ہونے والا ای میل ملاحظہ فرمائیے۔ (عکس نمبر 10)

”جی ہاں، آپ دو ڈگریاں حاصل کر سکتے ہیں اگر آپ کو گریجویٹیشن کئے ہوئے پانچ تا چھ برس ہو چکے ہیں۔ آپ اسلامک اسٹڈیز میں ماسٹر اور پی ایچ ڈی کی ڈگری بھی حاصل کر سکتے ہیں۔“

1300 امریکی ڈالر کی ایڈوانس فیس کے ساتھ ساتھ 25 امریکی ڈالر ری میٹنس فیس اور 75 امریکی ڈالر آؤٹ لوکل فیس ہے۔ کل اخراجات 1400 امریکی ڈالر ہیں۔

فیس اور دیگر دستاویزات مثلاً CV، تعلیمی دستاویزات، آئی ڈی کارڈ اور فوٹو گرافز وغیرہ جمع کروانے کے بعد 2 تا 3 مہینے کے مختصر ترین وقت میں ڈگریاں حاصل کی جاسکتی ہیں۔“

ای میل کے اختتام پر پاکستان اور بنگلہ دیش کیمپس کا پتہ اور ٹیلی فون نمبر دیئے گئے تھے۔ پتہ تو وہی تھا جو ٹرینیٹی کالج اینڈ یونیورسٹی کی ویب سائٹ کے فرنٹ پیج پر دیا گیا تھا البتہ ٹیلی فون نمبر تبدیل ہو چکے تھے۔ ای میل میں دیئے گئے ٹیلی فون نمبر یہ تھے 4435886 اور 4435007۔ اس کے ساتھ ساتھ ڈاکٹریٹ کنسلٹنٹس بھی لکھا ہوا تھا۔ ٹیلی فون یا پوسٹل ایڈریس پر رابطے کی خواہش کرتے ہوئے ای میل اس جملے کے ساتھ ختم کیا گیا تھا۔

”حتمی فیصلہ آپ کی درخواست اور تمام دستاویزات موصول ہونے کے بعد کیا جائے گا۔“

دھند چھٹی جارہی تھی اور خدو خال واضح ہوتے جا رہے تھے۔ اب ایک اور ای میل ہم نے ٹرینیٹی کالج اینڈ یونیورسٹی کو بھیجنا تھا مگر اس سے قبل ہمیں ایک تصدیق کرنی تھی۔ تھوڑی سی تنگ و دو کی تو یہ معاملہ بھی حل ہو گیا۔ ٹرینیٹی کالج اینڈ یونیورسٹی کی ویب سائٹ پر ”ڈگری فیس“ کے باکس پر کلک کرنے سے فیسز کی تفصیلات سامنے تھیں مگر ہمارے مطلب کی چیز اور تھی۔ ایک چھوٹا سا آئی کن Click Here کے نام سے تھا۔ بریکٹ میں لکھا تھا ”ڈگریوں کے سیمپل یہاں ملاحظہ فرمائیں“ جیسے ہی کلک کیا گیا ایک نئی ونڈو کھلی جس میں ٹرینیٹی کالج اینڈ یونیورسٹی کی طرف سے جاری کی جانے والی ڈگری کا سیمپل موجود تھا۔

عامریاقت کی ڈگریوں کا اس سیمپل سے مقابلہ کیا گیا اور ایک جیسا پانے کے بعد ایک ای میل فوری طور پر ٹرینیٹی کالج اینڈ یونیورسٹی اسپین کے ایڈریس پر کیا گیا۔ اب کی دفعہ ای میل کیلئے الگ اکاؤنٹ استعمال کیا گیا تاکہ معاملہ مشکوک نہ بن سکے۔

ای میل کا عنوان تھا Please do verify (براہ مہربانی تصدیق فرمائیے) اور یہ 7 فروری 2005ء بروز پیر صبح دس بج کر چھیالیس منٹ پر trinitycoll@terra.es پر بھیجا گیا۔ ای میل کی تفصیل کچھ یوں ہے۔ (عکس نمبر 11)

”براہ مہربانی مندرجہ ذیل اسناد کی تصدیق فرمائیں۔“

1- نام: عامریاقت

ڈگری: بیچلران اسلامک اسٹڈیز

ڈگری کے اجراء کی تاریخ: 17 جولائی 1995ء

ڈگری کے اجرا کی تاریخ: 7 مارچ 1995ء

سیریل نمبر: P-2002227

2۔ نام: عامر لیاقت

ڈگری: ماسٹر آف آرٹس ان اسلامک اسٹڈیز

اجرا کی تاریخ: 15 مارچ 2002ء

سیریل نمبر: P-2002341

3۔ نام: عامر لیاقت

ڈگری: ڈاکٹر آف فلاسفی ان اسلامک اسٹڈیز

اجرا کی تاریخ: 5 اپریل 2002ء

سیریل نمبر: P-2002528

شکریہ۔

ای میل کرتے ہوئے یہ خیال ذہن میں گردش کرتا رہا کہ اسناد کی ویری فیکشن بھی جامعات کیلئے پورا دروسر ہوتا ہے۔ برسوں پہلے کا مکمل ریکارڈ لیا جاتا ہے تب جا کر ایک خط کے ذریعے ویری فیکشن لیٹر بھیجا جاتا ہے۔ اسی لئے ویری فیکشن کے عمل پر کم از کم بھی ڈیڑھ دو ہفتے تو ضرور لگ جاتے ہیں۔ مگر حیرت انگیز طور پر ٹرینیٹی کالج اینڈ یونیورسٹی کو عامر لیاقت کی اسناد کی ویری فیکشن کیلئے بھیجے گئے اس ای میل کا جواب اسی دن کی تاریخ میں ہمیں موصول ہوا۔

دیکھئے ”ڈی ٹرینیٹی کالج اینڈ یونیورسٹی“ کی اسناد کی ویری فیکشن کا اسٹائل۔ (عکس نمبر 12)

”ہم مندرجہ ذیل ایوارڈز کی تصدیق کرتے ہیں۔

عامر لیاقت حسین۔

پچلر آف آرٹس ان اسلامک اسٹڈیز 17 مارچ 1995ء، ماسٹر آف آرٹس ان اسلامک اسٹڈیز 15 مارچ 2002ء اور ڈاکٹر آف فلاسفی ان اسلامک اسٹڈیز 5 اپریل

2002۔

شکریہ

ٹرینیٹی کالج،

امت کی تحقیقات کا پہلا مرحلہ مکمل ہو چکا تھا۔ اب تک کی تحقیق سے مندرجہ ذیل باتیں سامنے آئی تھیں۔

○ دی ٹرینیٹی کالج اینڈ یونیورسٹی ایک غیر مستند (جعلی) آن لائن یونیورسٹی ہے۔

○ ٹرینیٹی کالج اینڈ یونیورسٹی پیسوں کے عوض ہر قسم کی ڈگریاں جاری کرتی ہے اور ڈگریوں کے امیدوار کسی بھی ملک کے شہری ہو سکتے ہیں۔

○ مذکورہ یونیورسٹی کی ڈگری ایوارڈ کرنے کا طریقہ کار غیر مستند ہے۔

○ ٹرینیٹی کالج اینڈ یونیورسٹی فاصلاتی یونیورسٹی بھی نہیں ہے کیونکہ اس کی ڈگری حاصل کرنے کیلئے کسی قسم کی پڑھائی، کلاسوں میں شرکت کرنی اور وقت کی قید موجود

نمبر

○ ٹرینیٹی کالج اینڈ یونیورسٹی نے اپنا نام ”ٹرینیٹی“ رکھا ہوا ہے۔ کیونکہ اس نام کی مستند جامعات امریکہ کی کئی ریاستوں اور دیگر ملکوں میں موجود ہیں یوں کوئی بھی نا آشنا یا ناواقف بندہ آسانی سے اس نام سے دھوکا کھا سکتا ہے۔

○ عامر لیاقت حسین نے اپنی تینوں ڈگریاں اسی دوسرے یونیورسٹی سے حاصل کیں۔

○ عامر لیاقت نے ڈگری کے حصول کے لئے کوئی ضروریات پوری نہیں کیں۔ مثلاً پی ایچ ڈی کیلئے درکار تمام ضروری مراحل میں سے ایک بھی طے نہیں کیا۔ اب معاملہ رہ گیا تھا امت کے مذکورہ بالا تحقیقاتی فچوڑ کی تصدیق کا۔ دو ہی ادارے تھے جو اس کی تصدیق کر سکتے تھے۔ اول جامعہ کراچی اور دوم ہائر ایجوکیشن کمیشن اسلام آباد۔

جامعہ کراچی نے اگرچہ زبانی طور پر امت کے تحقیقاتی نتائج کو تسلیم کر لیا تھا مگر وہ کوئی تحریری بیان دینے سے گریز کرتے رہے۔ جامعہ کراچی کے سابقہ اور موجودہ رجسٹرار کا اس سلسلے میں موقف باکس میں ملاحظہ فرمائیں۔

دوسرا ادارہ ہائر ایجوکیشن کمیشن (HEC) اسلام آباد کا تھا۔ یہی وہ ادارہ ہے جس کی رائے غیر ملکی جامعات اور ان سے حاصل کی گئی اسناد کے بارے میں قانونی طور پر حتمی ہوتی ہے انہی حقائق کی بنیاد پر امت نے ایک خط ہائر ایجوکیشن کمیشن کے ڈائریکٹر جنرل (Attestation & Accreditation) محمد جاوید خان کے نام لکھا۔ اس خط میں محمد جاوید خان سے درخواست کی گئی کہ وہ ”دی ٹرینیٹی کالج اینڈ یونیورسٹی، ڈلاورے، امریکہ کے اسپین آفس کے بارے میں مطلع فرمائیں کہ آیا یہ یونیورسٹی ایک مستند یونیورسٹی ہے اور کیا ہائر ایجوکیشن کمیشن (HEC) اس یونیورسٹی کی اسناد کو تسلیم کرتا ہے؟ یہ سوال بھی کیا گیا کہ ٹرینیٹی کالج اینڈ یونیورسٹی اسپین کی ڈگریاں رکھنے والا کوئی شخص کسی سرکاری منصب یا عہدے کا اہل ہے؟

خط میں اس یونیورسٹی کے متعلق تمام ضروری اطلاعات فراہم کر دی گئی تھیں۔ امت کی جانب سے 17 فروری 2005ء کو لکھے گئے اس خط کے جواب میں ہائر ایجوکیشن کمیشن کے ڈائریکٹر جنرل (Attestation & Accreditation) کی طرف سے ایک خط 23 فروری 2005ء کو امت کو موصول ہوا۔ یہ خط اس حقیقت پر مہر تصدیق ثبت کرتا ہے کہ عامر لیاقت نے ایک غیر مستند اور تجارتی کمپنی سے گریجویشن، ماسٹر اور ڈاکٹریٹ کی ڈگریاں حاصل کیں۔ ہائر ایجوکیشن کمیشن کی جانب سے لکھے گئے اس خط کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔ (عکس نمبر 13)

مضمون: ٹرینیٹی کالج اینڈ یونیورسٹی یو ایس اے ایٹ اسپین

تسلیم شدہ اور مستند ٹرینیٹی کالجوں/جامعات کی فہرست آپ کے 17 فروری 2005ء کو لکھے گئے خط کے جواب میں آپ کو مہیا کر دی گئی تھی۔

مہربانی فرما کر نوٹ کر لیں کہ ٹرینیٹی کالج جس کا پتہ ہے، پی او بکس 608، فیولگیر ولا 29640، میلاگا اسپین۔ یہ یونیورسٹی امریکہ اور اسپین کی چارٹرڈ ڈگری جاری کرنے والے اداروں میں شامل نہیں ہے اس لئے ٹرینیٹی کالج اسپین کو ہائر ایجوکیشن کمیشن نہ تو تسلیم کرتا ہے اور نہ اسے مستند مانتا ہے۔ اسناد کی ایکوی ویلنس انفرادی میرٹ پر ایکوی ویلنس پر وفار ما بھرنے پر مہیا کیا جاتا ہے۔

محمد جاوید خان

23-2-05

عامر لیاقت حسین کو اپنی اسناد کی ایکوی ویلنس حاصل کرنے کیلئے جامعہ کراچی نہیں بلکہ ہائر ایجوکیشن کمیشن (HEC) اسلام آباد سے رابطہ کرنا چاہئے تھا۔ لیکن انہوں نے وہ والا راستہ اختیار کیا جو باؤ پیچہ کر کے انہیں مسند اقتدار کی طرف لے جاتا نہ کہ وہ جو انہیں روکتا تھا۔

## جامعہ کراچی کا موقف

وفاقی وزیر مملکت برائے مذہبی امور ڈاکٹر عامر لیاقت حسین کی تعلیمی اسناد کو جن میں بیچلر آف آرٹس ان اسلامک اسٹڈیز، ماسٹر آف آرٹس ان اسلامک اسٹڈیز اور ڈاکٹر آف فلاسفی ان اسلامک اسٹڈیز شامل ہیں، جامعہ کراچی سے عارضی طور پر تسلیم کئے جانے کے حوالے سے سابق رجسٹرار جامعہ کراچی کے دستخطوں سے جاری کردہ مکتوب نمبر PA/2002 مورخہ 24 اگست 2002ء کی تصدیق کے لئے ادارہ ”امت“ نے مورخہ 4 نومبر کو ایک خط جامعہ کراچی کے موجودہ رجسٹرار پروفیسر ڈاکٹر سکندر مہدی کے دفتر میں ریسیو کرایا تھا جس کے تقریباً ایک ہفتے بعد نمائندہ امت نے پروفیسر ڈاکٹر سکندر مہدی سے رجوع کیا تو انہوں نے تسلیم کیا کہ ادارہ امت کی جانب سے بھیجا جانے والا خط انہیں مل گیا ہے اس سلسلے میں ہم آپ کو مکمل معلومات فراہم کریں گے کہ چاہے کتنی ہی بڑی شخصیت کیوں نہ ہو۔ اور ہم کسی دباؤ کے بغیر حقائق جاری کریں گے اس دوران انہوں نے بتایا کہ ان کے والد کا بھی شعبہ صحافت سے تعلق رہا ہے اور وہ صحافتی ذمہ داریوں کو خوب سمجھتے ہیں اس موقع پر انہوں نے درخواست کی کہ انہیں روزنامہ امت کے بعض شمارے درکار ہیں جن میں مختلف قومیتوں سے تعلق رکھنے والے افراد کی ثقافت، رسم و رواج اور ذرائع معاش کے حوالے سے تحقیقاتی رپورٹ شائع ہوئی تھیں۔ اس حوالے سے امت نے انہیں وہ تمام شمارے بھی فراہم کئے تھے تاہم تقریباً ایک ماہ کا عرصہ گزر جانے کے بعد نمائندہ امت نے انہیں ڈاکٹر عامر لیاقت حسین کی تعلیمی اسناد کی تصدیق کے حوالے سے ان کے تحریری جواب کی جانب توجہ دلائی تو انہوں نے بتایا کہ ڈاکٹر عامر لیاقت حسین کی تعلیمی اسناد کی تصدیق کیلئے انہیں جامعہ کراچی کے ناظم امتحانات کے دفتر بھیجا گیا ہے۔ واضح رہے کہ بیرون ملک جاری کردہ کسی بھی جامعہ کی تعلیمی سند کی تصدیق کیلئے ناظم امتحانات سے رجوع نہیں کیا جاتا بلکہ اس کام کیلئے جامعہ کراچی کا ایک علیحدہ شعبہ قائم ہے جس کی نگرانی ایک ڈپٹی رجسٹرار کرتا ہے جبکہ اسناد کو مساوی قرار دینے کے لئے جامعہ کراچی کی ایک Equivalence Committee بھی قائم ہے۔ بہر حال پہلے مرحلے میں پروفیسر ڈاکٹر سکندر مہدی نے ڈاکٹر عامر لیاقت حسین کی اسناد ناظم امتحانات کے پاس بھیجیں تاہم رجسٹرار جامعہ کراچی نے یہ نہیں بتایا کہ ناظم امتحانات نے اس سلسلے میں کیا پیش رفت کی تاہم ماہ دسمبر میں نمائندہ امت نے رجسٹرار جامعہ کراچی کو یاد دہانی کرائی کہ کسی بھی تعلیمی اسناد کی تصدیق کے لئے ایک ماہ کا عرصہ بہت زیادہ ہوتا ہے اور آپ نے تا حال کوئی جواب نہیں دیا، کہیں آپ پر کوئی دباؤ تو نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ نہیں مجھ پر دباؤ تو نہیں ہے تاہم اس معاملے میں ابھی مزید مہلت درکار ہے۔ اس موقع پر رجسٹرار جامعہ کراچی نے اس نمائندے کا وزیٹنگ کارڈ طلب کیا اور کہا کہ جیسے ہی اسناد کی تصدیق ہوگئی وہ فون پر مطلع کر دیں گے تاہم ڈیڑھ ماہ کا عرصہ گزر جانے کے بعد نمائندہ امت نے ان سے رابطہ کیا تو انہوں نے بجائے کوئی جواب دینے کے لیت و لعل سے کام لینا شروع کیا اور کہا کہ ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ سابق رجسٹرار نے ڈاکٹر عامر لیاقت حسین کو اس سلسلے میں ایک عارضی لیٹر بنا کر جاری کیا تھا اور یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ اس سلسلے میں ہمارے پاس کوئی ریکارڈ بھی نہیں ہے اور اس سلسلے میں ہم نے سابق رجسٹرار پروفیسر ڈاکٹر عاقل برنی سے بھی معلومات حاصل کی ہیں تاہم یہ سب ہم آپ کو تحریری شکل میں نہیں دے سکتے۔ اسے ہماری مجبوری کہیں یا..... اس موقع پر نمائندہ امت نے انہیں بتایا کہ جب آپ اتنے مجبور تھے تو آپ نے دو ماہ تک ہمیں انتظار کیوں کرایا تاہم اس بات کا انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس موقع پر نمائندہ امت نے ان سے جملہ دستاویزات اور اپنا تحریر کردہ خط واپس طلب کیا تو انہوں نے کہا ہم یہ واپس نہیں کریں گے۔ نمائندے نے انہیں بتایا کہ جب آپ نے ہمیں کوئی جواب نہیں دینا تو یہ تمام دستاویزات ہمارے حوالے کریں اس معاملے پر نمائندے کی ان سے ٹکرا رہی ہوئی تاہم انہوں نے کہا کہ ہم نے ان دستاویزات پر نوٹس بھی تحریر کئے ہیں اور ان پر کچھ ریمارکس بھی درج ہیں لہذا انہیں حذف کر کے ایک نقل ہم اپنے پاس رکھیں گے۔ واضح رہے کہ امت کے پاس تمام دستاویزات کی نقول موجود تھیں تاہم اخلاقی طور پر سکندر مہدی امت کی جانب سے دی گئی نقول واپس کرنے کے پابند تھے۔ اس طرح تقریباً دو ماہ بعد جامعہ کراچی کے رجسٹرار نے نامعلوم دباؤ کی بنا پر تحریری جواب دینے سے اپنی معذوری ظاہر کی۔



## سابق رجسٹرار کا موقف

نمائندہ امت نے جب جامعہ کراچی کے سابق رجسٹرار ڈاکٹر عاقل برنی سے تفصیلات جاننے کے لئے رابطہ کیا تو انہوں نے بتایا کہ انتخابات کے دنوں میں عامریاقت حسین میرے دفتر میں تشریف لائے تھے تاہم ان کے پاس جامعہ کراچی کی کوئی تعلیمی سند نہیں تھی بلکہ ان کے پاس اسپین کی کسی یونیورسٹی کی اسناد تھیں جن میں ایم اے اور پی ایچ ڈی وغیرہ شامل تھیں چونکہ مذکورہ تعلیمی اسناد کا جامعہ کراچی سے کوئی تعلق نہیں تھا اس لئے میں نے انہیں ایک لیٹر جاری کر دیا تھا تاہم موجودہ رجسٹرار کو اس سلسلے میں رابطہ نہیں کرنا چاہئے تھا کیونکہ میں نے اپنے دور میں کسی سابق رجسٹرار کے حوالے سے ہونے والی تحقیقات کیلئے ان سے رجوع نہیں کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ رجسٹرار کو چاہئے تھا کہ وہ اس سلسلے میں اپنی دراز میں فائل تلاش کریں جب انہیں بتایا گیا کہ جامعہ کراچی کے رجسٹرار کے دفتر میں ایسی کوئی فائل نہیں ہے تو انہوں نے کہا کہ میں کیا کہہ سکتا ہوں ان دنوں سیاسی لوگ انتخابات میں شرکت کرنے کیلئے اپنی اسناد لاتے تھے چونکہ عامریاقت حسین کی تعلیمی اسناد غیر ملکی تھیں اس لئے ہم انہیں تصدیق کے لئے اسپین نہیں بھیج سکتے تھے تاہم حیرت کی بات یہ ہے کہ ان حقائق کو تسلیم کرنے کے باوجود سابق رجسٹرار جامعہ کراچی پروفیسر عاقل برنی نے عامریاقت حسین کو مورخہ 24 اگست 2002ء کو اپنے دستخطوں سے ایک خط جاری کیا جس میں عامریاقت حسین کو بتایا گیا کہ ان کی درخواست پر ان کی غیر ملکی تعلیمی اسناد یونیورسٹی سے مساوی قرار دیئے جانے کے لئے قبول کر لی گئی ہیں تاہم حتمی فیصلے کے متعلق انہیں بعد میں بتا دیا جائے گا۔ واضح رہے کہ اس عارضی لیٹر کو حاصل کرنے کے بعد عامریاقت حسین نے اصل شوقلیٹ حاصل کرنے کیلئے جامعہ کراچی سے دوبارہ رجوع نہیں کیا اس سلسلے میں رجسٹرار آفس میں کسی قسم کا ریکارڈ دستیاب نہیں ہے۔ یہ بھی واضح رہے کہ جامعہ کراچی نے مذکورہ اسناد کی تصدیق کیلئے ہائر ایجوکیشن کمیشن سے بھی کوئی رابطہ نہیں کیا۔ یہ متحدہ کا خوف تھا یا کوئی اور سبب۔ لیکن جامعہ کراچی کی انتظامیہ نے اسناد کی تصدیق کے سارے قاعدے قوانین پس پشت ڈال دیئے۔





Fax No. 92-21-473026

University of Karachi  
University Road  
Karachi-75270  
Pakistan


No.PA/2002

August 24, 2002

Mr. Amir Usquat Hussain  
A/21, Khudaabad Colony  
Kashmir Road,  
Karachi.

Reference your application dated 24<sup>th</sup> August, 2002 regarding equivalence.

This is to inform you that your foreign degrees for equivalence are provisionally accepted. The final decision will be intimated in due course of time.

  
PROF. DR. S.M. Aqil Burney  
Add. Controller of Building  
(E-10/11/12/13)  
Karachi Building Control Authority  
K.C.A.

  
Prof. Dr. S.M. Aqil Burney  
Registrar

Copy to all concerned.

Registrar  
University of Karachi  
Karachi-75270  
Phone. 4965936



T.C.  
  
T.C.

ڈاکٹر عاقل برنی کی طرف سے عام لیاقت کو جاری کیا جانے والا عارضی ویری فیکیشن کا خط



# HIGHER EDUCATION COMMISSION

Sector H-9, Islamabad Ph:9257508 Fax No.9257505

URL: [www.hec.gov.pk](http://www.hec.gov.pk)

**Director General**

(Accreditation & Attentation)

No.8-03/HEC/A&A/2005 /273  
February 23, 2005

Mr. Wajeeh Ahmed Siddiqui,  
Special Correspondent, Daily 'Ummat',  
Room No. 1,2,3, First Floor, Block 4,  
Hockey Club of Pakistan Stadium,  
Liaquat Bracks,  
Karachi.

**Subject: Status of "Trinity College and University", USA at Spain.**

Dear Sir,

With reference to your letter dated February 22, 2005 on the subject, it is informed that as per record available with this office, a list of recognized Trinity Colleges/ Universities has already been provided to you vide this office letter of even number dated February 17, 2005.

Kindly note that Trinity College located at P.O. Box 608, Fuengirola 29640, Malaga, Spain is not listed amongst the chartered degree awarding institutions of USA nor Spain. Therefore, the degrees awarded by the Trinity College, Spain are not recognized/validated by the Higher Education Commission.

Equivalence letter is issued on individual merit and on submission of details on the prescribed equivalence proforma (E.01).

Yours faithfully,

**Muhammad Javed Khan**

ہائر ایجوکیشن کمیشن کی جانب سے "امت" کو موصول ہونے والا خط

THE  
**TRINITY COLLEGE**  
AND UNIVERSITY

PART OF THE EDUCATIONAL DIVISION OF  
THE UIC, INCORPORATED IN DOWRY, ILLINOIS



HAS CONFERRED UPON

*Aamir Liaquat Hussain*

THE DEGREE, RANK and ACADEMIC STATUS

*Bachelor of Arts*  
*in*  
*Islamic Studies*

ALL REQUIREMENTS of the BOARD OF  
REGENTS and EXAMINERS HAVING  
BEEN SUCCESSFULLY COMPLETED,  
ALL RIGHTS and PRIVILEGES THEREUNTO  
APPERTAINING ARE HEREBY AWARDED.

(Serial No. BT-02227)

SIGNED and SEALED UPON THIS DAY

17th March, 1995

Dean of Studies

*Syed Raees Hussain*  
SYED RAES HUSSAIN  
Act. Controller of Building  
(DEMOLITION)  
Karachi Building Control Authority

ٹرینیٹی کالج سے حاصل کی گئی عام ریافت کی پچلرز کی ڈگری

THE  
**TRINITY COLLEGE**  
AND UNIVERSITY

PART OF THE EDUCATIONAL DIVISION OF  
THE UIC, INCORPORATED IN NEW YORK, U.S.A.



HAS CONFERRED UPON

*Aamir Liaquat Hussain*

THE DEGREE, RANK and ACADEMIC STATUS

*Master of Arts*  
*in*  
*Islamic Studies*

ALL REQUIREMENTS of the BOARD OF  
REGENTS and EXAMINERS HAVING  
BEEN SUCCESSFULLY COMPLETED,  
ALL RIGHTS and PRIVILEGES THEREUNTO  
APPERTAINING ARE HEREBY AWARDED.

(Serial No. 10/2002/11)

SIGNED and SEALED UPON THIS DAY

15th March, 2002

Dean of Studies.

ٹرینیٹی کالج سے حاصل کی گئی عامر لیاقت کی ماسٹر کی ڈگری

THE  
**TRINITY COLLEGE**  
AND UNIVERSITY

PART OF THE EDUCATIONAL DIVISION OF  
THE UIC, INCORPORATED IN KENYA, U.S.A.



HAS CONFERRED UPON

*Aamir Liaquat Hussain*

THE DEGREE, RANK and ACADEMIC STATUS

*Master of Arts*  
*in*  
*Islamic Studies*

ALL REQUIREMENTS of the BOARD OF  
REGENTS and EXAMINERS HAVING  
BEEN SUCCESSFULLY COMPLETED,  
ALL RIGHTS and PRIVILEGES THEREUNTO  
APPERTAINING ARE HEREBY AWARDED.

(Serial No. 10/2002/11)

SIGNED and SEALED UPON THIS DAY

15th March, 2002

Dean of Studies.

ٹرینیٹی کالج سے حاصل کی گئی عامر لیاقت کی ماسٹر کی ڈگری



THE  
TRINITY COLLEGE

AND UNIVERSITY

UNION OF THE EDUCATED AND LEARNED  
STAFF AND STUDENTS TO THE UNIVERSITY OF LAHORE



HAS CONFERRED UPON

*Aamir Liaquat*

THE DEGREE, RANK and ACADEMIC STATUS

*Doctor of Philosophy*  
in  
*Islamic Studies*

ALL REQUIREMENTS of the BOARD OF  
REGENTS and EXAMINERS HAVING  
BEEN SUCCESSFULLY COMPLETED,  
ALL RIGHTS and PRIVILEGES THEREUNTO  
APPERTAINING ARE HEREBY AWARDED.

(Serial No. D-2002528)

SIGNED and SEALED UPON THIS DAY

5th April, 2002

Dean of Studies.

*[Signature]*  
Dean, General Building  
(DEMOLITION)  
General Building Control  
S. D. S.

*T.C.*  
*[Signature]*  
General Building & Survey  
General B.

ٹرینیٹی کالج سے حاصل کی گئی عامر لیاقت کی پی ایچ ڈی کی ڈگری